آیت نمبر (154)

﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ
كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا
هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا
فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾﴾

ن ع س

(ف) نَعَسًا: اونگھنا۔ حواس کا سست ہونا۔

نُعَاسٌ: اسم ذات ہے۔ اُونگھ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ض ج ع

(ف) ضَجْعًا: پہلو کے بل لیٹنا۔

مَضْجَعٌ: ج مَضَاجِعُ۔ اسم الظرف ہے۔ (۱) لیٹنے کی جگہ۔ (۲) قتل گاہ۔ ﴿وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ (4/النساء:34) ''اور تم لوگ قطع تعلق کرو ان سے لیٹنے کی جگہوں میں۔''

ترکیب

اَنْزَلَ کا مفعول اَمَنَةً ہے، نُعَاسًا اس کا بدل ہے اور نکرہ مخصوصہ ہے۔ يَغْشٰى کا فاعل اس میں ھُوَ کی ضمیر ہے جو نُعَاسًا کے لیے ہے اور طَآئِفَةً اس کا مفعول ہے۔ طَآئِفَةٌ مبتدا نکرہ ہے اور آگے جملہ فعلیہ اس کی خبر ہے۔ جبکہ اَهَمَّتْ کا فاعل اَنْفُسُهُمْ ہے۔ اِنَّ الْاَمْرَ پر لام جنس ہے اور كُلَّهٗ اس کا بدل ہے۔ شَيْءٌ مبتدا مؤخر نکرہ ہے اور یہ کَانَ کا اسم ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے۔ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ قائم مقام خبر ہے۔ یہ جملہ اسمیہ لَوْ کی شرط ہے اور مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا جواب شرط ہے۔ لَوْ كُنْتُمْ کا لَوْ بھی شرطیہ ہے۔ اَلَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ صلہ موصول مل کر لَبَرَزَ کا فاعل ہے اور اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ متعلق فعل ہے لَبَرَزَ کا۔

ترجمہ

ثُمَّ	اَنْزَلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ	اَمَنَةً	نُّعَاسًا
پھر	اس نے اُتارا	تم لوگوں پر	اس بے چینی کے بعد	ایک اطمینان	جو ایک ایسی اونگھ تھی

يَّغْشٰى	طَآىِٕفَةً	مِّنْكُمْ ۙ	وَ طَآىِٕفَةٌ	قَدْ اَهَمَّتْهُمْ	اَنْفُسُهُمْ
جو چھاتی تھی	ایک گروہ پر	تم میں سے	اور ایک گروہ تھا	بے چین کیا تھا ان کو	ان کی جانوں نے

يَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ	غَيْرَ الْحَقِّ	ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ	يَقُوْلُوْنَ
وہ لوگ گمان کرتے تھے	اللہ سے	حق کے بغیر	غلط سوچ کا گمان	وہ لوگ کہتے تھے

هَلْ	لَّنَا	مِنَ الْاَمْرِ	مِنْ شَيْءٍ ؕ	قُلْ	اِنَّ الْاَمْرَ	كُلَّهٗ

کیا	ہمارے لیے ہے	اس فیصلے میں سے	کوئی بھی چیز	آپ کہہ دیجیے	بیشک فیصلہ،	اس کا کل

587

لِلّٰهِ ط	يُخْفُوْنَ	فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	مَّا	لَا يُبْدُوْنَ	لَكَ ط
اللہ کے لیے ہے	وہ لوگ چھپاتے ہیں	اپنے جی میں	اس کو جو	وہ لوگ ظاہر نہیں کرتے	آپ کے لیے

يَقُوْلُوْنَ	لَوْ كَانَ	لَنَا	مِنَ الْاَمْرِ	شَيْءٌ	مَّا قُتِلْنَا	هٰهُنَا ط
وہ لوگ کہتے ہیں	اگر ہوتا	ہمارے لیے	اس فیصلے میں سے	کچھ	تو ہم قتل نہ کیے جاتے	یہاں

قُلْ	لَّوْ كُنْتُمْ	فِيْ بُيُوْتِكُمْ	لَبَرَزَ	الَّذِيْنَ	كُتِبَ	عَلَيْهِمُ
آپ کہہ دیجیے	اگر تم لوگ ہوتے	اپنے گھروں میں	تو ضرور نکلتے	وہ لوگ	لکھا گیا	جن پر

الْقَتْلُ	اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج	وَلِيَبْتَلِيَ	اللّٰهُ	مَا
قتل کیا جانا،	اپنی قتل گاہ کی طرف	اور تاکہ آزمائش میں ڈالے	اللہ	اس کو جو

فِيْ صُدُوْرِكُمْ	وَلِيُمَحِّصَ	مَا	فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط	وَاللّٰهُ
تمہارے سینوں میں ہے	اور تاکہ وہ نکھار دے	اس کو جو	تمہارے دلوں میں ہے	اور اللہ

عَلِيْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
جاننے والا ہے	سینوں والی (بات) کو

نوٹ۔1

آیت نمبر۔(2/البقرہ:72) کی لغت میں مادہ ''ق ت ل'' کے مصدر قَتْلٌ کے معنی ''قتل کرنا'' بتایا گیا ہے۔ جبکہ اس آیت میں اس کے معنی ''قتل کیا جانا'' کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سمجھ لیں۔ اس کے فعل معروف قَتَلَ۔ یَقْتُلُ کا مصدر قَتْلٌ ہے اور فعل مجہول قُتِلَ۔ یُقْتَلُ کا مصدر بھی قَتْلٌ ہے۔ اس لیے قَتْلٌ معروف اور مجہول دونوں معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہی صورتحال تمام متعدی افعال میں ہے۔ ان کے افعال معروف اور مجہول میں تو اوزان کے مطابق تبدیلی ہوتی ہے لیکن مصدر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس لیے متعدی افعال کے مصادر معروف اور مجہول دونوں معانی میں آتے ہیں۔

آیت نمبر (155 تا 156)

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا
اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ١٥٥ ۧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا
ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ١٥٦﴾

غ ز و

(ن) غَزْوًا جنگ کے لیے نکلنا۔ حملہ کرنا۔

غَازِی ج غُزًّی۔ اسم الفاعل ہے۔ جنگ کرنے والا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

غَزْوَۃٌ ج غَزَوَاتٌ۔ اسم ذات ہے۔ جنگ۔ حملہ۔ اسلامی اصطلاح میں یہ لفظ اب صرف ایسی مہم کے لیے مخصوص ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس شرکت کی ہو۔ یہ لفظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔ 587

ترکیب

یَوْمَ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اِلْتَقَی کا فاعل اَلْجَمْعٰنِ ہے اس لیے رفعی حالت میں ہے۔ اِذَا شرطیہ نہیں ہے اس لیے یہ اِذْ کے معنی میں ہے۔ ضَرَبُوْا کی ضمیر فاعلی ھُمْ اور کَانُوْا کے اسم کی ضمیر ھُمْ، یہ دونوں لِاِخْوَانِھِمْ کے لیے ہیں۔ لِیَجْعَلَ کا مفعول اوّل ذٰلِکَ ہے اور مفعولی ثانی حَسْرَۃً ہے۔

ترجمہ

اِنَّ الَّذِیْنَ	تَوَلَّوْا	مِنْکُمْ	یَوْمَ	الْتَقَی	الْجَمْعٰنِ
بیشک جن لوگوں نے	منہ موڑا	تم میں سے	جس دن	آمنے سامنے ہوئیں	دو جماعتیں

اِنَّمَا	اسْتَزَلَّھُمُ	الشَّیْطٰنُ
(تو) کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	پھسلانے کی کوشش کی ان کو	شیطان نے

بِبَعْضِ مَا	کَسَبُوْا	وَلَقَدْ عَفَا	اللّٰہُ	عَنْھُمْ
بعض اُس کے سبب سے جو	انہوں نے کمایا	اور یقیناً درگزر کر چکا ہے	اللہ	ان سے

اِنَّ	اللّٰہَ	غَفُوْرٌ	حَلِیْمٌ ﴿۱۵۵﴾	یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَکُوْنُوْا
یقیناً	اللہ	بخشنے والا ہے	بردبار ہے	اے لوگو جو	ایمان لائے	تم لوگ مت ہو جانا

کَالَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	وَقَالُوْا	لِاِخْوَانِھِمْ	اِذَا	ضَرَبُوْا
ان کی مانند جنہوں نے	کفر کیا	اور کہا	اپنے بھائیوں کے لیے	جب	وہ لوگ نکلے

فِی الْاَرْضِ	اَوْ	کَانُوْا	غُزًّی	لَّوْ	کَانُوْا	عِنْدَنَا
زمین میں	یا	وہ لوگ تھے	جنگ کرنے والے	(کہ) اگر	وہ لوگ ہوتے	ہمارے پاس

مَا مَاتُوْا	وَمَا قُتِلُوْا	لِیَجْعَلَ	اللّٰہُ	ذٰلِکَ
تو وہ نہ مرتے	اور نہ ہی وہ قتل کیے جاتے	(یہ اس لیے) کہ بنائے	اللہ	اس کو

حَسْرَۃً	فِیْ قُلُوْبِھِمْ	وَاللّٰہُ	یُحْیٖ	وَیُمِیْتُ
ایک حسرت	ان کے دلوں میں	اور اللہ	زندگی دیتا ہی	اور وہ (ہی) موت دیتا ہے

وَاللّٰہُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾
اور اللہ	اس کو جو	تم لوگ کرتے ہو	دیکھنے والا ہے

نوٹ۔1

تَوَلَّوْا مِنْکُمْ میں اشارہ ایسے صحابہ کرامؓ کی طرف ہے جو میدانِ اُحد میں رسول اللہؐ کی شہادت کی افواہ سن کر پسپا ہو رہے تھے لیکن اس کی تردید سن کر واپس آئے اور جنگ میں شرکت کی۔ اسی لیے یہاں فعل زَلَّ (بلا ارادہ پھسل جانا) باب استفعال

سے آیا ہے۔

587

آیت نمبر (157 تا 159)

﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ
قُتِلْتُمْ لَاِ۟اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا
نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ﴿۱۵۹﴾﴾

ل ی ن

(ض)	لَیْنًا	نرم ہونا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔
	لَیِّنٌ	صفت ہے۔ نرم۔ ملائم۔ ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا﴾ (20/طٰہٰ:44) ''تو تم دونوں کہنا اس سے نرم بات۔''
	لِیْنَةٌ	اسم ذات ہے۔ کھجور کا درخت (عجوہ کھجور کے علاوہ)۔ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً﴾ (59/الحشر:5) ''جو تم لوگوں نے کاٹا کسی کھجور کے درخت میں سے یا چھوڑا اس کو کھڑا ہوا۔''
(افعال)	اِلَانَةً	نرم کرنا۔ ﴿وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ﴿۱۰﴾﴾ (34/ سبا:10) ''اور ہم نے نرم کیا اس کے لیے لوہے کو۔''

ف ظ ظ

(ن)	فِظَاظًا	بدمزاج ہونا۔
	فَظٌّ	بدمزاج۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

غ ل ظ

(ن۔ک)	غِلْظَةً	موٹا ہونا۔ گاڑھا ہونا۔ سخت ہونا۔
	غِلْظَةٌ	اسم ذات بھی ہے۔ موٹا پن۔ سختی۔ ﴿وَلْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ﴾ (9/التوبہ:123) ''اور چاہیے کہ وہ لوگ پائیں تم لوگوں میں سختی۔''
	اُغْلُظْ	تو سخت ہو۔ ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ﴾ (9/التوبہ:73) ''اے نبیؐ جہاد کریں کافروں سے اور منافقوں سے اور آپ سخت ہوں ان پر۔''
	غَلِیْظٌ	ج غِلَاظٌ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ گاڑھا۔ سخت۔ ﴿عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾ (66/التحریم:6) ''اس پر فرشتے ہیں انتہائی سخت۔''
(استفعال)	اِسْتِغْلَاظًا	موٹا پن یا سختی چاہنا یعنی موٹا ہونا۔ سخت ہونا۔ ﴿فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ﴾ (48/الفتح:29) ''پھر وہ یعنی کھیتی موٹی ہوئی پھر وہ جمی اپنی پنڈلی پر۔''

ترکیب

لَمَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہیں۔ خَیْرٌ ان کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ لَئِنْ کا جواب شرط ہے۔ لَاِ۟اِلَی میں ایک الف زیادہ

لکھنا قرآن مجید کا مخصوص املاء ہے۔ کُنْتَ کی خبر اوّل فَظًّا ہے اور غَلِيْظَ الْقَلْبِ خبر ثانی ہے اس لیے غَلِيْظَ منصوب ہے۔ لَا 587 نُفَضُّوْا جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

ترجمہ

وَلَئِنْ	قُتِلْتُمْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَوْ مُتُّمْ	لَمَغْفِرَةٌ
اور اگر	تم لوگ قتل کیے جاتے ہو	اللہ کی راہ میں	یا مرتے ہو	تو یقیناً مغفرت

مِّنَ اللّٰهِ	وَرَحْمَةٌ	خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾	وَلَئِنْ
اللہ (کی طرف) سے	اور رحمت	بہتر ہے	اس سے جو	یہ لوگ جمع کرتے ہیں	اور اگر

مُّتُّمْ	اَوْ قُتِلْتُمْ	لَاِ۟لَى اللّٰهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾	فَبِمَا رَحْمَةٍ
تم لوگ مرتے ہو	یا قتل کیے جاتے ہو	تو اللہ کی طرف ہی	اکٹھا کیے جاؤ گے	تو اس رحمت کے سبب سے جو

مِّنَ اللّٰهِ	لِنْتَ	لَهُمْ ۚ	وَلَوْ كُنْتَ	فَظًّا	غَلِيْظَ الْقَلْبِ
اللہ (کی طرف) سے ہے	آپؐ نرم ہوئے	ان کے لیے	اور اگر آپؐ ہوتے	بدمزاج،	دل کے سخت

لَانْفَضُّوْا	مِنْ حَوْلِكَ ۠	فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَاسْتَغْفِرْ
تو یقیناً یہ لوگ منتشر ہو جاتے	آپؐ کے اردگرد سے	پس آپؐ درگزر کریں	ان سے	اور آپؐ مغفرت مانگیں

لَهُمْ	وَشَاوِرْ	هُمْ	فِي الْاَمْرِ ۚ	فَاِذَا	عَزَمْتَ
ان کے لیے	اور آپؐ رائے لیں	ان سے	فیصلے میں	پھر جب	آپؐ پختہ ارادہ کریں

فَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ ۭ	اِنَّ اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾
تو آپؐ توکل کریں	اللہ پر	بیشک اللہ	پسند کرتا ہے	توکل کرنے والوں کو

نوٹ۔1

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اہم معاملات میں آپ صحابہ کرامؓ کی رائے لیتے تھے۔ یہاں آیت نمبر۔ 159 میں آپؐ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فیصلہ کرتے وقت ان لوگوں کی رائے بھی معلوم کر لیا کریں جو بظاہر مسلمان لیکن حقیقتاً منافق تھے۔ اس کے علاوہ سورہ شوریٰ کی آیت۔ 38 میں اہلِ ایمان کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ ان کے فیصلے باہمی مشورے سے ہوتے ہیں۔ ان دو مقامات سے اسلامی نظام میں مشاورت کے متعلق جو راہنمائی حاصل ہوتی ہے، اس پر معارف القران میں مفتی محمد شفیع ؒ نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

1۔ قرآن وحدیث کے واضح احکام میں مشورہ کرنا۔ جائز نہیں ہے۔ مثلاً زکوۃ دے یا نہیں، حج کے لیے بحری جہاز سے جائے یا ہوائی جہاز سے، کیونکہ یہ شرعاً اختیاری امور ہیں۔

2۔ اختیاری امور میں مشورہ کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور باہم مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو مفید صورت کی طرف ہدایت مل جاتی ہے۔

3۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہے۔ اسے چاہیے کہ وہی رائے دے جو اس کام میں وہ خود اپنے لیے تجویز کرتا ہے۔ اس کے خلاف کرنا خیانت ہے۔

4۔ اسلامی حکومت ایک شورائی حکومت ہے جس میں امیر کا انتخاب مشورہ سے ہوتا ہے، خاندانی وراثت سے نہیں۔ اسلام نے حکومت میں وراثت کا اصول ختم کر کے امیر مملکت مقرر یا معزول کرنا جمہور کے اختیار میں دے دیا۔ 587

5۔ منتخب امیر مطلق العنان نہیں ہے بلکہ مشورہ لینے کا پابند ہے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ شورائیت کے بغیر خلافت نہیں ہے۔

6۔ قرآن کریم کے بعض اشارات اور حدیث اور تعامل صحابہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اختلاف رائے کی صورت میں امیر کسی ایک صورت کو اختیار کر سکتا ہے، خواہ اکثریت کے مطابق ہو یا اقلیت کے۔ فَاِذَا عَزَمْتَ میں واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے، عَزَمْتُمْ جمع کا صیغہ نہیں آیا۔ اس اشارہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مشورہ لینے کے بعد عزم اور نفاذ صرف امیر کا معتبر ہے۔

7۔ سب تدبیریں کرنے کے بعد نتیجے کے لیے بھروسہ اور تکیہ صرف اللہ پر کرو۔

آیت نمبر (160 تا 163)

﴿ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ١٦٠ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ١٦١ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ١٦٢ ھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ١٦٣ ﴾

خ ذ ل

(ن) خَذْلًا: ساتھ چھوڑ دینا۔ حمایت ترک کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

مَخْذُوْلٌ: اسم المفعول ہے۔ حمایت چھوڑا ہوا۔ بے بس۔ ﴿ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ٢٢ ﴾ (17/ بنی اسرائیل: 22) ''نتیجتاً تو بیٹھے گا مذمت کیا ہوا، بے بس کیا ہوا۔''

خَذُوْلٌ: فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ انتہائی نازک وقت پر ساتھ چھوڑنے والا۔ عین وقت پر دغا دینے والا۔ ﴿ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ٢٩ ﴾ (25/ الفرقان: 29) ''اور شیطان ہے انسان کے لیے انتہائی دغا باز۔''

غ ل ل

(ن) غَلًّا: (۱) چھپانا۔ (۲) طوق پہنانا۔ (۳) باندھنا۔ ﴿ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ ﴾ (5/ المآئدہ: 64) ''باندھے گئے ان کے ہاتھ اس کے سبب سے جو انہوں نے کہا۔''

مَغْلُوْلَةٌ: اسم المفعول ہے۔ بندھا ہوا۔ ﴿ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ ﴾ (5/ المآئدہ: 64) ''اور کہا یہودیوں نے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔''

غُلَّ: فعل امر ہے۔ تو طوق پہنا۔ تو باندھ ﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ٣٠ ۙ ﴾ (69/ الحاقہ: 30) ''تم لوگ پکڑو اس کو پھر طوق پہناؤ اس کو۔''

غُلٌّ: ج اَغْلَالٌ۔ اسم ذات ہے۔ طوق۔ ﴿ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا ﴾ (36/ یٰس: 8) ''بیشک ہم نے بنائے ان کی گردنوں میں کچھ طوق۔''

(ض) غِلًّا دل میں کینہ یا کدورت ہونا۔

غِلٌّ اسم ذات ہے۔کینہ۔کدورت۔﴿وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا﴾ 587 (59/الحشر:10)
''اور تو مت بنا ہمارے دلوں میں کوئی کدورت ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے۔''

س خ ط

(س) سَخَطًا غصہ کرنا۔ناراض ہونا۔﴿لَبِئۡسَ مَا قَدَّمَتۡ لَهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ اَنۡ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ﴾ (5/المائدہ:80)''کتنا برا ہے وہ جو آگے بھیجا اپنے لیے خود انہوں نے کہ غصہ کرے اللہ ان پر۔''

سَخَطٌ اسم ذات ہے۔غصہ۔ناراضگی۔آیت زیر مطالعہ۔

(افعال) اِسۡخَاطًا کسی کو غصہ دلانا۔ناراض کرنا۔﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوۡا مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰهَ﴾ (47/محمد:28)''یہ اس سبب سے کہ انہوں نے پیروی کی اس کی جو غصہ دلائے اللہ کو۔''

ترکیب

فَلَا غَالِبَ پر لائے نفی جنس ہے۔اَنۡ یَّغُلَّ کا مفعول محذوف ہے جو کہ شَیۡئًا ہو سکتا ہے۔تُوَفّٰی واحد مؤنث غائب کا مجہول صیغہ ہے۔اور کُلُّ نَفۡسٍ اس کا نائب الفاعل ہے اس لیے کُلُّ مرفوع ہے۔مَاۡوٰىهُ مبتداء اور جَهَنَّمُ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ

اِنۡ	یَّنۡصُرۡکُمُ	اللّٰہُ	فَلَا غَالِبَ	لَکُمۡ ۚ	وَاِنۡ
اگر	مدد کرے تمہاری	اللہ	تو کوئی بھی غلبہ پانے والا نہیں ہے	تم لوگوں پر	اور اگر

یَّخۡذُلۡکُمۡ	فَمَنۡ ذَا الَّذِیۡ	یَنۡصُرُکُمۡ	مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ	وَعَلَی اللّٰہِ
وہ ساتھ چھوڑ دے تمہارا	تو کون ہے وہ جو	مدد کرے گا تمہاری	اس کے بعد	اور اللہ پر ہی

فَلۡیَتَوَکَّلِ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ	وَمَا کَانَ	لِنَبِیٍّ	اَنۡ یَّغُلَّ ؕ
چاہیے کہ توکل کریں	مومن لوگ	اور نہیں ہے	کسی نبی کے لیے	کہ وہ چھپائے (کچھ بھی)

وَمَنۡ	یَّغۡلُلۡ	یَاۡتِ	بِمَا	غَلَّ	یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚ	ثُمَّ
اور جو کوئی	چھپائے گا	تو وہ لائے گا	اس کو جو	اس نے چھپایا	قیامت کے دن	پھر

تُوَفّٰی	کُلُّ نَفۡسٍ	مَّا	کَسَبَتۡ	وَھُمۡ	لَا یُظۡلَمُوۡنَ
پورا پورا حق دیا جائے گا	ہر نفس کو	اس کا جو	اس نے کمایا	اور ان پر	ظلم نہیں کیا جائے گا

اَفَمَنِ	اتَّبَعَ	رِضۡوَانَ اللّٰہِ	کَمَنۡۢ	بَآءَ	بِسَخَطٍ
تو کیا وہ جس نے	پیروی کی	اللہ کی رضا کی	اس کی مانند ہے جو	لوٹا	ایک ایسے غصے کے ساتھ جو

مِّنَ اللّٰہِ	وَمَاۡوٰىہُ	جَھَنَّمُ ؕ	وَبِئۡسَ	الۡمَصِیۡرُ	ھُمۡ
اللہ (کی طرف) سے ہے	اور اس کی منزل	جہنم ہے	اور کتنی بری ہے	لوٹنے کی جگہ	ان کے

دَرَجٰتٌ	عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ	وَاللّٰہُ	بَصِیۡرٌۢ	بِمَا	یَعۡمَلُوۡنَ
درجات ہیں	اللہ کے پاس	اور اللہ	دیکھنے والا ہے	اس کو جو	یہ لوگ کرتے ہیں

نوٹ۔1

وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّغُلَّ کے شانِ نزول کے ضمن میں کچھ مفسرین نے اُس روایت کا ذکر کیا ہے جس میں جنگ بدر کے

مالِ غنیمت میں سے ایک چادر کے گم ہو جانے کا ذکر ہے۔ لیکن یہاں جنگ اُحد کے واقعات پر تبصرہ ہو رہا ہے۔ اس لیے اس بات کو ذہن قبول نہیں کرتا۔ البتہ اس کے شانِ نزول میں تفہیم القرآن میں جس روایت کا ذکر ہے وہ زیادہ قرین قیاس ہے۔[587]

جنگ ختم ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لاءے تو آپؐ نے تیر اندازوں کو بلا کر ان سے حکم عدولی کی وجہ دریافت فرمائی۔ ان لوگوں نے جواب میں کچھ عذرات پیش کیے جو نہایت کمزور تھے۔ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنَا نَغُلُّ وَلَا نَقْسِمُ لَکُمْ (بلکہ تم لوگوں نے گمان کیا کہ میں چھپاؤں گا اور تقسیم نہیں کروں گا تم لوگوں میں یعنی مالِ غنیمت)۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آیت نمبر (164 تا 165)

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾﴾

ترکیب

يَتْلُوْا، يُزَكِّيْ اور يُعَلِّمُ کی ضمیر فاعلی رَسُوْلًا کے لیے ہیں جبکہ اٰيٰتِهٖ کی ضمیر اللّٰهُ کے لیے ہے۔ اِنْ كَانُوْا کا اِنْ مخففہ ہے۔ اَصَبْتُمْ کا مفعول مِثْلَيْهَا ہے۔ یہ دراصل مِثْلَيْنِ تھا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہوا ہے اور ھَا کی ضمیر مُصِيْبَةٌ کے لیے ہے۔

ترجمہ

لَقَدْ مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	اِذْ	بَعَثَ	فِيْهِمْ	رَسُوْلًا
احسان کیا ہے	اللہ نے	مومنوں پر	جب	اس نے بھیجا	ان میں	ایک رسول

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِهٖ	وَيُزَكِّيْهِمْ
ان کے اپنوں میں سے	وہ پڑھ کر سناتا ہے ان کو	اس کی آیات	اور وہ تزکیہ کرتا ہے ان کا

وَيُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ ۚ	وَاِنْ كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ
اور وہ تعلیم دیتا ہے ان کو	کتاب کی	اور حکمت کی	اور بیشک وہ تھے	اس سے پہلے

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾	اَوَلَمَّآ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَدْ اَصَبْتُمْ
ایک کھلی گمراہی میں	تو کیا جب	آ لگی تم کو	کوئی مصیبت،	(حالانکہ) تم لوگ لگا چکے ہو

مِّثْلَيْهَا ۙ	قُلْتُمْ	اَنّٰى هٰذَا ۭ	قُلْ	هُوَ
اس کے جیسے دو کو،	(تو) تم لوگوں نے کہا	یہ کہاں سے ہے	آپ کہہ دیجیے	یہ

مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ	اِنَّ اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
تمہارے اپنے پاس سے ہے	یقیناً اللہ	ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا ہے

آیت نمبر (166 تا 167)

﴿ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَ
587
قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ
اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾ ۚ ﴾

ترکیب

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ میں ھُوَ محذوف ہے۔ یعنی یہ فَھُوَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ہے اور ھُوَ کی ضمیر مَا کے لیے ہے۔ لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ میں لَا نافیہ نہیں ہے بلکہ یہ جواب شرط کا لام تاکید ہے۔ اس کے ساتھ الف زائدہ لکھنا قران مجید کا مخصوص املا ہے۔ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ۔ یہ جملہ ایک خاص ادبی ترکیب کا ہے۔ مولوی عبدالستار صاحب نے اپنی کتاب ''عربی کا معلم'' میں یہ ترکیب پڑھائی ہے۔ لیکن ''آسان عربی گرامر'' میں ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے، کیونکہ قرآن مجید میں اس کا استعمال کم ہے۔ اس لیے یہاں بھی اس کی ترکیب چھوڑ رہے ہیں۔ لَيْسَ کا اسم مَا ہے اور اس کی خبر مَوْجُوْدًا محذوف ہے۔

ترجمہ

وَمَآ	اَصَابَكُمْ	يَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ
اور جو	آ لگی تم لوگوں کو	اس دن (جب)	آمنے سامنے ہوئیں	دو جماعتیں	تو (وہ) اللہ کی اجازت سے ہے

وَلِيَعْلَمَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَلِيَعْلَمَ	الَّذِيْنَ	نَافَقُوْا ۚۖ
اور تاکہ وہ جان لے	ایمان لانے والوں کو	اور تاکہ وہ جان لے	ان لوگوں کو جنہوں نے	نفاق کیا

وَقِيْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	قَاتِلُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَوِ ادْفَعُوْا ۭ	قَالُوْا
اور کہا گیا	ان سے	تم لوگ آؤ	قتال کرو	اللہ کی راہ میں	یا دفاع کرو	انہوں نے کہا

لَوْ نَعْلَمُ	قِتَالًا	لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ	هُمْ	لِلْكُفْرِ	يَوْمَىِٕذٍ	اَقْرَبُ
اگر ہم جانتے	قتال کو	تو ہم ضرور پیروی کرتے تمہاری	وہ لوگ	کفر کے	اس دن	زیادہ قریب تھے

مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ	يَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	مَّا	لَيْسَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ
اپنے لیے ایمان کی بنسبت	وہ لوگ کہتے ہیں	اپنے مونہوں سے	وہ، جو	نہیں ہے	ان کے دلوں میں

وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَكْتُمُوْنَ
اور اللہ	زیادہ جانتا ہے	اس کو جو	وہ لوگ چھپاتے ہیں

آیت نمبر (168 تا 171)

﴿ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ ۙ
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ ۘ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

ل	ح	ق

(س)	لَحْقًا	کسی سے جڑ جانا۔مل جانا۔آیت زیرِ مطالعہ۔
(افعال)	اِلْحَاقًا	کسی کو کسی سے ملا دینا۔﴿ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ ﴾ (34/سبا:27)''تم لوگ دکھاؤ مجھے ان لوگوں کو جن کو تم لوگوں نے ملایا اس کے ساتھ۔''
	اَلْحِقْ	فعل امر ہے۔تو جوڑ دے۔تو ملا دے۔﴿ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴾ (12/یوسف:101)''اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے،تو میرا کارساز ہے دنیا میں اور آخرت میں،تو وفات دے مجھ کو مسلمان ہوتے ہوئے اور تو ملا دے مجھ کو صالحین کے ساتھ۔''

587

ترکیب

وَقَعَدُوْا کا واؤ حالیہ ہے اور یہ قَالُوْا کی ضمیر فاعلی هُمْ کا حال ہے اِخْوَانِهِمْ کا حال نہیں ہے۔اَطَاعُوْا کی ضمیر فاعلی اِخْوَانِهِمْ کے لیے ہے۔لَا تَحْسَبَنَّ کا مفعول اوّل اَلَّذِيْنَ قُتِلُوْا ہے اور اَمْوَاتًا مفعول ثانی ہے۔اَحْيَاءٌ خبر ہے اور اس کا مبتداء هُمْ محذوف ہے۔اَمْوَاتًا اور اَحْيَاءٌ جمع ہیں لیکن اُردو محاورے کی وجہ سے ان کا ترجمہ واحد میں ہوگا۔فَرِحِيْنَ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔اَلَّا عطف ہے بِالَّذِيْنَ کے حرف جار''بِ'' پر۔یعنی یہ دراصل بِاَنْ لَا ہے۔خَوْفٌ مبتداء نکرہ ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔

ترجمہ

اَلَّذِيْنَ	قَالُوْا	لِاِخْوَانِهِمْ	وَ	قَعَدُوْا	لَوْ
وہ لوگ جنہوں نے	کہا	اپنے بھائیوں کے لیے	اس حال میں کہ	وہ (خود) بیٹھ رہے	اگر

اَطَاعُوْنَا	مَا قُتِلُوْا ؕ	قُلْ	فَادْرَءُوْا
وہ لوگ اطاعت کرتے ہماری	تو وہ قتل نہ کیے جاتے	آپ کہہ دیجیے	تو تم لوگ ہٹالو

عَنْ اَنْفُسِكُمُ	الْمَوْتَ	اِنْ كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾	وَلَا تَحْسَبَنَّ
اپنی جانوں سے	موت کو	اگر تم لوگ ہو	سچے	اور تو ہرگز گمان مت کر

الَّذِيْنَ	قُتِلُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَمْوَاتًا ؕ	بَلْ	اَحْيَآءٌ
ان لوگوں کو جو	قتل کیے گئے	اللہ کی راہ میں	مردہ	بلکہ	(وہ) زندہ ہیں

عِنْدَ رَبِّهِمْ	يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ لا	فَرِحِيْنَ	بِمَآ
اپنے رب کے پاس	ان لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے	اس حال میں کہ بہت ہی خوش ہیں	اس سے جو

اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ ۙ	وَيَسْتَبْشِرُوْنَ	بِالَّذِيْنَ
دیا ان کو	اللہ نے	اپنے فضل سے	اور وہ لوگ خوشی مناتے ہیں	ان لوگوں کی جو

لَمۡ یَلۡحَقُوۡا	بِهِمۡ	مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ ۙ	اَلَّا خَوۡفٌ 587
(ابھی) نہیں جڑے	ان سے	ان کے پیچھے (رہ جانے والوں) میں سے	(اور یہ) کہ کوئی خوف نہیں ہے

عَلَيۡهِمۡ	وَلَا هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾	يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ	بِنِعۡمَةٍ
ان پر	اور نہ ہی وہ لوگ	پچھتاتے ہیں	وہ لوگ خوشی مناتے ہیں	ایک ایسی نعمت کی جو

مِّنَ اللّٰهِ	وَفَضۡلٍ ۙ	وَّ اَنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيۡعُ	اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ
اللہ (کی طرف) سے ہے	اور فضل کی	اور یہ کہ	اللہ	ضائع نہیں کرتا	ایمان لانے والوں کے اجر کو

نوٹ۔1

آیت نمبر۔169 میں شہداء کی فضیلت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ جبکہ بظاہر ان کا مرنا اور قبر میں دفن ہونا مشاہد اور محسوس ہے۔ پھر قران مجید میں ان کو مردہ نہ کہنے اور نہ سمجھنے کی جو ہدایات آئی ہیں ان کا کیا مطلب ہے۔ اگر کہا جائے کہ حیات برزخی مراد ہے، تو وہ ہر مومن و کافر کو حاصل ہے۔ پھر شہداء کی کیا خصوصیت ہوئی؟ اِس ایت میں اس کا یہ خواب دیا گیا کہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور رزق زندہ آدمی کو ملا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس دنیا سے منتقل ہوتے ہی شہداء کے لیے جنت کا رزق جاری ہوجاتا ہے اور ایک خاص قسم کی زندگی ان کو مل جاتی ہے جو عام مُردوں سے ممتاز حیثیت کی ہے۔ وہ زندگی کیسے ہے؟ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی جان سکتا ہے اور نہ ہی جاننے کی ضرورت ہے۔ (معارف القران)۔

آیت نمبر (172 تا 175)

﴿ اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ
عَظِيۡمٌ ۚ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَـكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖۗ وَّ
قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا
رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ
اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾

ترکیب

اَلۡقَرۡحُ پر لام تعریف ہے۔ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہے، اس کی خبر محذوف ہے اور لِلَّذِيۡنَ سے وَاتَّقَوۡا تک قائم مقام خبر مقدم ہے۔ فَزَادَ کی ضمیر فاعلی هُوَ، قَالَ کے مفعول محذوف قَوۡلًا کے لیے ہے، هُمۡ اس کا مفعول ہے اور اِيۡمَانًا تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ مرکب اشاری اور مبتداء ہے۔ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ اس کی خبر ہے۔ يُخَوِّفُ کا مفعول اوّل كُمۡ محذوف ہے۔ اَوۡلِيَآءَهٗ اس کا مفعول ثانی ہے۔

ترجمہ

اَلَّذِيۡنَ	اسۡتَجَابُوۡا	لِلّٰهِ	وَالرَّسُوۡلِ	مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ	اَصَابَهُمُ	الۡقَرۡحُ ؕ
وہ لوگ جنہوں نے	کہا مانا	اللہ کا	اور ان رسول کا	اس کے بعد کہ جو	آ لگا ان کو	زخم

لِلَّذِيۡنَ	اَحۡسَنُوۡا	مِنۡهُمۡ	وَاتَّقَوۡا	اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۲﴾
ان کے لیے جنہوں نے	درجۂ احسان پر کام کیا	ان میں سے	اور تقویٰ کیا	ایک شاندار بدلہ ہے

الَّذِيۡنَ	قَالَ	لَهُمُ	النَّاسُ	اِنَّ	النَّاسَ	قَدۡ جَمَعُوۡا 587	لَكُمۡ
وہ لوگ	کہا	جن سے	لوگوں نے	کہ	لوگوں نے	جمع کی ہے (قوت)	تمہارے لیے

فَاخۡشَوۡهُمۡ	فَزَادَهُمۡ	اِيۡمَانًا ۖ	وَّقَالُوۡا
پس تم لوگ ڈرو ان سے	تو اس (بات) نے زیادہ کیا ان کو	ایمان کے لحاظ سے	اور انہوں نے کہا

حَسۡبُنَا	اللّٰهُ	وَنِعۡمَ	الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾	فَانۡقَلَبُوۡا	بِنِعۡمَةٍ
ہم کو کافی ہے	اللہ	اور کتنا اچھا ہے (وہ)	وکیل	پھر وہ لوگ پلٹے	ایک ایسی نعمت کے ساتھ جو

مِّنَ اللّٰهِ	وَفَضۡلٍ	لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ	سُوۡٓءٌ ۙ	وَّاتَّبَعُوۡا
اللہ (کی طرف) سے تھی	اور فضل کے ساتھ	چھوا ہی نہیں ان کو	کسی برائی نے	اور انہوں نے پیروی کی

رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ	وَاللّٰهُ	ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾	اِنَّمَا	ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ
اللہ کی خوشنودی کی	اور اللہ	عظیم فضل والا ہے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	یہ شیطان

يُخَوِّفُ	اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ	فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ	وَخَافُوۡنِ
خوف زدہ کرتا ہے (تم لوگوں کو)	اپنے چیلوں سے	پس تم لوگ مت ڈرو ان سے	اور ڈرو مجھ سے

اِنۡ كُنۡتُمۡ	مُّؤۡمِنِيۡنَ
اگر تم لوگ ہو	ایمان لانے والے

نوٹ۔1

مسلمانوں نے میدانِ اُحد سے واپس آ کر رات ہنگامی حالت میں گزاری۔ جنگ نے انہیں چُور چُور کر رکھا تھا اس کے باوجود وہ رات بھر مدینے کی گزرگاہوں پر پہرہ دیتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی خصوصی حفاظت پر تعینات رہے کیونکہ انہیں ہر طرف سے خدشات لاحق تھے۔ ادھر رسول اللہ ﷺ بھی پوری رات جنگ سے پیدا شدہ صورتحال پر غور کرتے رہے۔ انہیں خیال ہوا کہ اگر مشرکین نے اِس صورتحال پر غور کیا تو یقیناً وہ راستے سے پلٹ کر مدینہ پر دوبارہ حملہ کریں گے۔ چنانچہ آپؐ نے علی الصبح اعلان فرمایا کہ مکی لشکر کے تعاقب میں چلنا ہے۔ حالانکہ مسلمان زخموں سے چُور اور غم سے نڈھال تھے پھر بھی سب نے بلاتردّد سرِ اطاعت خم کر دیا اور رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ مدینہ سے آٹھ میل دور حمرائ الاسد کے مقام پر خیمہ زن ہوئے۔ یہاں پر معبد بن ابی معبد خزعی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ مشرکوں کو ابھی اس کی خبر نہیں تھی اس لیے آپؐ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ ابوسفیان کے پاس جائیں اور مدینہ پر دوبارہ حملہ کرنے کی حوصلہ شکنی کریں۔

دوسری طرف مشرکین نے مدینہ سے ۳۶ میل دور روحاء کے مقام پر جب جنگ کی صورتحال پر غور کیا تو انہیں ندامت ہوئی کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد وہ مسلمانوں کو کیوں چھوڑ آئے۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ مدینہ واپس چل کر مسلمانوں کا جڑ سے صفایا کر دیا جائے۔ یہ لوگ روانہ ہونے والے تھے کہ معبد بن ابی معبد خزاعی پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ مسلمان تمہارے تعاقب میں آ رہے ہیں۔ ان کی باتیں سن کر مکی لشکر کے ح وصلے پست ہو گئے اور انہوں نے مکہ کی طرف واپسی کا سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسی وقت ان کے پاس سے قبیلہ عبدالقیس کا ایک قافلہ گزرا۔ ابوسفیان نے انعام واکرام کے وعدہ پر قافلے کے لوگوں سے کہا کہ وہ مسلمانوں کو یہ خبر پہنچا دیں کہ انہوں نے دوبارہ پلٹ کر مدینہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ مسلمان ان کا تعاقب نہ کریں۔ چنانچہ یہ قافلہ جب حمرائ الاسد پہنچا تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ لوگ تمہارے خلاف جمع ہیں ان سے ڈرو۔ یہ بات سن کر مسلمانوں کے ایمان میں اضافہ ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ۔ چند

روز مکی لشکر کا انتظار کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس آ گئے۔ (الرحیق المختوم۔ صفحات: 460 تا 463 سے ماخوذ)۔ 587

آیت نمبر (176 تا 178)

﴿وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔـا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝176 اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔـا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝177 وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝178﴾

ح ظ ظ

(س) حَظًّا: کسی چیز میں حصہ دار ہونا۔ نصیب والا ہونا۔

حَظٌّ: اسم ذات بھی ہے۔ کسی چیز میں مقرر حصہ۔ نصیب۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

م ل و

(ن) مَلْوًا: (۱) تیز چلنا۔ دوڑنا۔ (۲) زمانہ یا مدت کا دراز ہونا۔

مَلِیٌّ: فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ زندگی کی مدت۔ ہمیشہ کے لیے ﴿وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝46﴾ (19/ مریم: 46) ''اور تو چھوڑ مجھ کو ہمیشہ کے لیے۔''

(افعال) اِمْلَاءً: پاؤں کے بندھن کو ڈھیلا کر کے چھوڑ دینا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔

(۱) ڈھیل دینا۔ مہلت دینا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔
(۲) درازیٔ عمر کی اُمید دلانا۔ ﴿اَلشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝25﴾ (47/ محمد: 25) ''شیطان نے فریب دیا ان کو اور درازیٔ عمر کی اُمید دلائی انہیں''
(۳) عبارت پڑھ کر سنانا یا لکھوانا۔ ﴿وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝5﴾ (25/ الفرقان: 5) ''انہوں نے کہا پہلوں کے قصے ہیں، اس نے تالیف کیا انہیں، تو وہ پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اس پر صبح و شام۔''

ترکیب

لَا یَحْزُنْ کا فاعل اَلَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ ہے۔ اَنَّمَا دراصل اَنَّ مَا ہے جبکہ اِنَّمَا کافّہ ہے۔ (دیکھیں آیت نمبر (2/ البقرہ: 12)۔ نوٹ۔ 2) لِیَزْدَادُوْا دراصل مادہ ''زی د'' سے باب افتعال کا مضارع منصوب ہے اور قاعدے کے مطابق اس کی تا کو دال میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اِثْمًا تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ

وَلَا یَحْزُنْكَ	الَّذِیْنَ	یُسَارِعُوْنَ	فِی الْكُفْرِ ۚ	اِنَّهُمْ
اور غمگین نہ کریں آپ کو	وہ لوگ جو	باہم سبقت کرتے ہیں	کفر میں	یقیناً وہ لوگ

لَنْ یَّضُرُّوا	اللّٰهَ	شَیْـًٔـا ۭ	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	اَلَّا یَجْعَلَ	لَهُمْ
ہرگز نقصان نہیں کریں گے	اللہ کا	ذرہ برابر	ارادہ کرتا ہے	اللہ	کہ وہ نہ بنائے	ان کے لیے

حَظًّا	فِی الْاٰخِرَةِ ۚ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝176	اِنَّ الَّذِیْنَ	اشْتَرَوُا
کوئی حصہ	آخرت میں	اور ان کے لیے	ایک عظیم عذاب ہے	بیشک جنہوں نے	خریدا

الْکُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	لَنْ یَّضُرُّوا	اللّٰهَ	شَیْئًا ج	وَلَهُمْ
کفر کو	ایمان کے بدلے	وہ لوگ ہرگز نقصان نہیں کریں گے	اللہ کا	587 کچھ بھی	اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۷﴾	وَلَا یَحْسَبَنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	اَنَّمَا	نُمْلِیْ
ایک دردناک عذاب ہے	اور ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ جو	ہم ڈھیل دیتے ہیں

لَهُمْ	خَیْرٌ	لِّاَنْفُسِهِمْ ط	اِنَّمَا	نُمْلِیْ
ان کو	(وہ) بہتر ہے	ان کی جانوں کے لیے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	ہم ڈھیل دیتے ہیں

لَهُمْ	لِیَزْدَادُوْٓا	اِثْمًا ج	وَلَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾
ان کو	تاکہ وہ زیادہ ہوں	بلحاظ غلط کام کے	اور ان کے لیے	ایک رسوا کن عذاب ہے

آیت نمبر (179 تا 180)

﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ
تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ط
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ط سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع﴾

م	ی	ز

(ض) مَیْزًا: کسی کو کسی سے الگ کرنا۔ نمایاں کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

(تفعّل) تَمَیُّزًا: پھٹ کر الگ ہونا۔ پھٹ پڑنا۔ ﴿تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط﴾ (67/الملک:8) ''قریب ہے کہ وہ پھٹ پڑے شدید غصے سے۔''

(افتعال) اِمْتِیَازًا: کسی سے الگ ہونا۔ نمایاں ہونا۔

اِمْتَزْ: فعل امر ہے۔ تو الگ ہو۔ ﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾﴾ (36/یٰس:59) ''تم لوگ الگ ہو آج کے دن اے جرم کرنے والو۔''

ط	ل	ع

(ن) طُلُوْعًا: بلند ہو کر سامنے آنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ مثلاً (۱) چڑھنا۔ (۲) نکلنا۔ ﴿وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ﴾ (18/الکہف:17) ''اور تم دیکھتے ہو سورج کو جب وہ نکلتا ہے۔''

طَلْعٌ: اسم ذات ہے۔ پھل نکلنے کو خوشہ۔ کونپل۔ ﴿وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ ج﴾ (26/الشعراء: 148) ''اور کھیتوں میں اور کھجوروں میں جن کی کونپل ملائم ہے۔''

مَطْلَعٌ اور مَطْلِعٌ: اسم الظرف ہے۔ نکلنے کی جگہ۔ وقت۔ ﴿حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ ع﴾ (97/القدر:5) ''فجر کے نکلنے کے وقت تک۔'' ﴿حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ﴾ (18/الکہف:90) ''یہاں تک کہ جب وہ پہنچا سورج کے نکلنے کی جگہ پر۔''

(افعال) اِطْلَاعًا: بلند کر کے سامنے لانا یعنی کسی کو کسی بات سے آگاہ کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

(افتعال) **اِطِّلَاعًا** (۱) چڑھنا۔ (۲) کسی چیز پر چڑھ کر جھانکنا۔ (۳) آگاہ ہونا۔ ﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴾ (104/الھمزۃ:6-7) ''اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو چڑھتی ہے دلوں پر۔'' ﴿فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوْسٰی﴾ (28/القصص:38) ''پھر تو بنا میرے لیے ایک بلند مکان شائد کہ میں جھانکوں موسیٰؑ کے الٰہ کی طرف'' ﴿وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ﴾ (5/المآئدہ:13) ''اور تم ہمیشہ آگاہ ہو گے کسی خیانت پر ان کی طرف سے۔''

مُطَّلِعٌ اسم الفاعل ہے۔ جھانکنے والا۔ آگاہ ہونے والا۔ ﴿هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾﴾ (37/الصافات: 54) ''کیا تم لوگ جھانکنے والے ہو۔''

ج ب ی

(ض) **جِبَایَةً** چن کر اکٹھا کرنا، جیسے پھل یا چندہ وغیرہ۔ ﴿یُّجْبٰۤی اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ﴾ (28/القصص:57) ''اکٹھا کیے جاتے ہیں اس کی طرف ہر چیز کے پھل۔''

جِیَابَةٌ ج جَوَابٍ۔ اسم ذات ہے۔ پانی اکٹھا کرنے کا حوض۔ ﴿وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ﴾ (34/سبا:13) ''اور لگن حوضوں کی مانند۔''

(افتعال) **اِجْتِبَاءً** (۱) اہتمام سے چن لینا۔ منتخب کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔ (۲) کسی کو نوازنا۔ ﴿ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَهَدٰی ﴿۱۲۲﴾﴾ (20/طٰہٰ:122) ''پھر نوازا انؑ کو انؑ کے رب نے تو اس نے توبہ قبول کی انؑ کی اور ہدایت دی۔'' (۳) کوئی مضمون تصنیف کرنا یعنی الفاظ اکٹھا کرنا۔ ﴿وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا ط﴾ (7/الاعراف:203) ''اور جب کبھی آپؐ نہیں لاتے کوئی آیت تو وہ لوگ کہتے ہیں کیوں نہیں آپؐ نے تصنیف کیا اس کو۔''

ب خ ل

(س) **بَخَلًا** جائز ضرورت پر خرچ نہ کرنا۔ کنجوسی کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

بُخْلٌ اسم ذات ہے۔ کنجوسی۔ ﴿اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ﴾ (4/النساء:37) ''وہ لوگ جو جائز خرچ نہیں کرتے اور ترغیب دیتے ہیں لوگوں کو کنجوسی کی۔''

ترکیب

لَا یَحْسَبَنَّ کا فاعل اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ہے۔ حَسِبَ کے دو مفعول آتے ہیں۔ یہاں لَا یَحْسَبَنَّ کا مفعول اوّل بُخْلًا محذوف ہے اور خَیْرًا اس کا مفعول ثانی ہے۔ اس کے ساتھ هُوَ کی ضمیر بُخْلًا کے لیے ہے۔

ترجمہ

مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیَذَرَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	عَلٰی مَآ	اَنْتُمْ	عَلَیْهِ	حَتّٰی
نہیں ہے	اللہ	کہ وہ چھوڑ دے	مومنوں کو	اس پر	تم لوگ ہو	جس پر	جہاں تک کہ

یَمِیْزَ	الْخَبِیْثَ	مِنَ الطَّیِّبِ ؕ	وَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیُطْلِعَكُمْ	عَلَی الْغَیْبِ
وہ نمایاں کر دے	ناپاک کو	پاکیزہ سے	اور نہیں ہے	اللہ	کہ وہ آگاہ کرے تم لوگوں کو	غیب

وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	یَجْتَبِیْ	مِنْ رُّسُلِهٖ	مَنْ	یَّشَآءُ ص	فَاٰمِنُوْا
اور لیکن	اللہ	منتخب کرتا ہے	اپنے رسولوں میں سے	جن کو	وہ چاہتا ہی	پس تم لوگ ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ	وَرُسُلِهٖ ج	وَاِنْ تُؤْمِنُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَلَكُمْ	اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۷۹﴾

اللہ پر	اور اس کے رسولوں پر	اور اگر تم لوگ ایمان لاؤ	اور تقویٰ کرو	تو تمہارے لیے	ایک شاندار بدلہ ہے

587

وَلَا يَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ	بِمَآ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ
اور ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جو	کنجوسی کرتے ہیں	اس میں جو	دیا ان کو	اللہ نے

مِنْ فَضْلِهٖ	هُوَ	خَيْرًا	لَّهُمْ ؕ	بَلْ هُوَ	شَرٌّ	لَّهُمْ ؕ	سَيُطَوَّقُوْنَ
اپنے فضل سے	(کہ) یہ	بہتر ہے	ان کے لیے	بلکہ یہ	نقصان دہ ہے	ان کے لیے	اُن کے گلے کا طوق بنایا جائے گا

مَا	بَخِلُوْا	بِهٖ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ	وَلِلّٰهِ
اس کو	انہوں نے کنجوسی کی	جس میں	قیامت کے دن	اور اللہ کے لیے ہی ہے

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ؑ ۱۸
زمین اور آسمانوں کا ترکہ	اور اللہ	اس سے جو	تم لوگ کرتے ہو	باخبر ہے

نوٹ۔1

اللہ تعالیٰ اس صورتحال کو زیادہ عرصہ برقرار نہیں رہنے دیتا کہ مسلمانوں کی جماعت میں مومن اور منافق خلط ملط رہیں۔ لیکن ان کی تمیز نمایاں کرنے کے لیے وہ یہ طریقہ اختیار نہیں کرتا کہ غیب سے مومنوں کو منافقوں کے نام بتادے، کیونکہ اس طرح منافقوں پر حجت نہیں قائم ہوگی اور ان کا دعویٰ برقرار رہے گا۔ اس لیے اللہ کے حکم سے ایسی آزمائشیں پیش آتی رہتی ہیں جن سے ایمان کی قلبی کیفیت عمل میں نمایاں ہوجاتی ہے۔

587

587

587

587

587

587

617
سبق۔40/2
181/3 تا 200

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ آل عمران (۳)

آیت نمبر (181 تا 184)

﴿لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّنَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ ۘ سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ
بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ
لِّلۡعَبِيۡدِ ۚ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡكُلُهُ النَّارُ ؕ
قُلۡ قَدۡ جَآءَكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾
فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ﴿۱۸۴﴾﴾

ز ب ر

(ک)

زَبَارَۃً بڑے جسم والا ہونا۔ موٹا ہونا۔ مضبوط ہونا۔

زُبْرَۃٌ ج زُبَرٌ۔ لوہے کا بڑا ٹکڑا۔ لوہے کی سل۔ ﴿اٰتُوۡنِىۡ زُبَرَ الۡحَدِيۡدِ ؕ﴾ (18/ الکہف:96) ''تم لوگ لاؤ میرے پاس لوہے کی سلیں۔''

زَبُوۡرٌ ج زُبُرٌ۔ (۱) موٹے حروف میں لکھی ہوئی عبارت۔ کتابچہ۔ صحیفہ۔ (۲) کسی چیز کا ٹکڑا۔ ﴿وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ۚ﴿۱۶۳﴾﴾ (4/ النساء:163) ''اور ہم نے دیا داؤدؑ کو ایک صحیفہ۔'' ﴿فَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ زُبُرًا ؕ﴾ (23/ المؤمنون:53) ''تو ان لوگوں نے بانٹا اپنے کام کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہوئے۔''

ترکیب

سَنَكۡتُبُ کی ضمیر فاعلی اَللّٰهُ کے لیے ہے۔ سَنَكۡتُبُ پر عطف ہونے اور اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے قَتۡلَهُمُ حالت نصبی میں ہے اور مصدر قَتۡلَ نے فعل کا کام کیا ہے، اَلۡاَنۡۢبِيَآءَ اس کا مفعول ہے۔ وَنَقُوۡلُ کی ضمیر فاعلی بھی اَللّٰهُ کے لیے ہے۔ قَدَّمَتۡ کا فاعل اَيۡدِيۡكُمۡ ہے اور اس کی رفعی حالت ہے۔ تَاۡكُلُهُ کی ضمیر مفعولی بِقُرۡبَانٍ کے لیے ہے اور اَلنَّارُ اس کا فاعل ہے۔

ترجمہ

لَقَدۡ سَمِعَ	اللّٰهُ	قَوۡلَ الَّذِيۡنَ	قَالُوۡۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	فَقِيۡرٌ	وَّنَحۡنُ
بیشک سن لیا ہے	اللہ نے	ان لوگوں کی بات جنہوں نے	کہا	کہ	اللہ	فقیر ہے	اور ہم

اَغۡنِيَآءُ	سَنَكۡتُبُ	مَا	قَالُوۡا	وَقَتۡلَهُمُ	الۡاَنۡۢبِيَآءَ
مالدار ہیں	ہم لکھ لیں گے	اس کو جو	انہوں نے کہا	اور (لکھیں گے) ان کا قتل کرنا	نبیوں کو

بِغَيۡرِ حَقٍّ	وَّنَقُوۡلُ	ذُوۡقُوۡا	عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾	ذٰلِكَ	بِمَا
کسی حق کے بغیر	اور ہم کہیں گے	تم لوگ چکھو	شعلے کا عذاب	یہ	اس سبب سے جو

قَدَّمَتۡ	اَيۡدِيۡكُمۡ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	لَيۡسَ	بِظَلَّامٍ 617	لِّلۡعَبِيۡدِ ۚ﴿۱۸۲﴾
آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں نے	اور یہ کہ	اللہ	نہیں ہے	کبھی بھی ظلم کرنے والا	بندوں پر

اَلَّذِيۡنَ	قَالُوۡۤا	اِنَّ اللّٰهَ	عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ	اَلَّا نُؤۡمِنَ	لِرَسُوۡلٍ	حَتّٰى
جنہوں نے	کہا	کہ اللہ نے	ہم سے عہد لیا	کہ ہم بات نہیں مانیں گے	کسی رسول کی	یہاں تک کہ

يَاۡتِيَنَا	بِقُرۡبَانٍ	تَاۡكُلُهُ	النَّارُ ؕ	قُلۡ
وہ آئے ہمارے پاس	ایک ایسی قربانی کے ساتھ	کھاتی ہے جس کو	آگ	آپ کہہ دیجئے

قَدۡ جَآءَكُمۡ	رُسُلٌ	مِّنۡ قَبۡلِىۡ	بِالۡبَيِّنٰتِ	وَبِالَّذِىۡ	قُلۡتُمۡ
آ چکے ہیں تمہارے پاس	کئی رسول	مجھ سے پہلے	واضح (نشانیوں) کے ساتھ	اور اس کے ساتھ جو	تم لوگوں نے کہا

فَلِمَ	قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ	اِنۡ كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾	فَاِنۡ	كَذَّبُوۡكَ
تو کیوں	تم لوگوں نے قتل کیا انہیں	اگر تم لوگ ہو	سچے	پھر اگر	انہوں نے جھٹلایا آپؐ کو

فَقَدۡ كُذِّبَ	رُسُلٌ	مِّنۡ قَبۡلِكَ	جَآءُوۡ	بِالۡبَيِّنٰتِ
تو جھٹلائے جا چکے ہیں	کئی رسول	آپؐ سے پہلے	وہ لوگ آئے	واضح (نشانیوں) کے ساتھ

وَالزُّبُرِ	وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ
اور صحیفوں کے ساتھ	اور نور دینے والی کتاب کے ساتھ

نوٹ۔1

جب آیت نمبر۔(2/البقرہ:245) نازل ہوئی کہ کون ہے جو اللہ کو قرضہ دے تو یہود اپنی مجالس میں مذاق کے طور پر کہتے تھے کہ آج کل اللہ تعالیٰ محتاج ہو گیا ہے، اپنے غلاموں سے قرضہ مانگ رہا ہے۔(نعوذ باللہ)، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ان کی یہ بات ان کے قتلِ انبیاء کے جرم کے ساتھ لکھی جائے گی۔

سوال یہ ہے کہ یہ بات کہنے والے مدینہ کے یہود تھے۔ جبکہ نبیوں کو قتل کرنے والے یہودی اِن سے بہت پہلے گزر چکے تھے۔ پھر اُن کے جُرم کو اِن کی طرف کیسے منسوب کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود مدینہ اپنے سابق یہودیوں کے اِس فعل کو درست قرار دیتے تھے اور اس پر خوش تھے۔ اس لیے انہیں بھی قاتلوں کے ساتھ شمار کیا گیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب بھی زمین پر کوئی گناہ کیا جاتا ہے، تو جو شخص وہاں موجود ہو مگر اس گناہ کی مخالکفت کرے اور اس کو برا سمجھے، تو وہ ایسا ہے گویا وہاں موجود نہیں یعنی وہ ان کے گناہ کا شریک نہیں، اور جو شخص اگرچہ وہاں موجود نہیں مگر ان کے اس فعل سے راضی ہے، وہ باوجود غائب ہونے کے ان کا شریک گناہ سمجھا جائے گا۔(معارف القرآن)۔

نوٹ۔2

موجود دور میں ہمارے لیے اس میں مذکورہ راہنمائی کے ساتھ ایک اور راہنمائی بھی ہے کہ کبھی مذاق میں بھی کوئی غلط بات نہیں کہنا چاہیے۔ کوئی پتہ نہیں کون سی بات لکھ لی جائے اور گناہ لازم ہو جائے۔

نوٹ۔3

کسی بات کی نفی کو قطعی اور حتمی قرار دینے کے لیے کبھی لائے نفی جنس استعمال کرتے ہیں اور کبھی منفی جملے میں متعلقہ اسم المبالغہ لا کر یہ مفہوم ادا کرتے ہیں۔ جیسے آیت نمبر۔182 میں ظَلَّامٌ کا لفظ آیا ہے۔ یہ فَعَّالٌ کا وزن ہے اور اس کا مطلب ہے بار بار اور کثرت سے ظلم کرنا۔ جب اس کی نفی کی جائے گی تو ظلم کرنے کی قطعی نفی ہو جائے گی۔ اس مفہوم کو ترجمہ میں ''کبھی بھی'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔

آیت نمبر(185 تا186)

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ قف وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾﴾

ف و ز

(ن) فَوْزًا (۱) نجات پانا۔(۲) کامیاب ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

فَوْزٌ اسم ذات بھی ہے۔ نجات۔ کامیابی۔ ﴿وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾﴾ (9/التوبہ:111) ''اور یہ ہی شاندار کامیابی ہے۔''

فَائِزٌ اسم الفاعل ہے۔ نجات پانے والا۔ کامیاب ہونے والا۔ ﴿وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾﴾ (9/التوبہ:20) ''اور وہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

مَفَازٌ اسم الظرف ہے۔ نجات کی جگہ۔ کامیابی کی جگہ۔ ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ﴾ (3/آل عمران:188) ''پس تو ہرگز گمان نہ کر ان کو کسی نجات کی جگہ میں، عذاب سے۔'' ﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾﴾ (78/النبا:31) ''یقیناً متقی لوگوں کے لیے ہی کامیابی کا ٹھکانہ ہے۔''

ترکیب

كُلُّ نَفْسٍ مرکب اضافی اور مبتداء ہے جبکہ مرکب اضافی ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اس کی خبر ہے۔ تُوَفَّوْنَ کا نائب فاعل اس میں اَنْتُمْ کی ضمیر ہے اور اُجُوْرَكُمْ مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اُدْخِلَ کا نائب فاعل اس میں هُوَ کی ضمیر ہے جو مَنْ کے لیے ہے اور اَلْجَنَّةَ مفعول ثانی ہے۔

ترجمہ

كُلُّ نَفْسٍ	ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ	وَ اِنَّمَا	تُوَفَّوْنَ
ہر ایک جان	موت کو چکھنے والی ہے	اور بات اتنی ہے کہ	تم لوگوں کو پورے پورے دیے جائیں گے

اُجُوْرَكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ	فَمَنْ	زُحْزِحَ	عَنِ النَّارِ	وَ اُدْخِلَ
تمہارے اجر	قیامت کے دن	پس جو	دور کیا گیا	آگ سے	اور داخل کیا گیا

الْجَنَّةَ	فَقَدْ فَازَ	وَمَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	اِلَّا	617 مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾
جنت میں	تو وہ کامیاب ہوا ہے	اور نہیں ہے	دنیوی زندگی	مگر	دھوکوں کا سامان

لَتُبْلَوُنَّ	فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ	وَاَنْفُسِكُمْ	وَلَتَسْمَعُنَّ
تم لوگوں کو لازماً آزمایا جائے گا	تمہارے اموال میں	اور تمہاری جانوں میں	اور تم لوگ لازماً سنو گے

مِنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	وَمِنَ الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْٓا
ان لوگوں سے جن کو	دی گئی	کتاب	تم سے پہلے	اور ان لوگوں سے جنہوں نے	شرک کیا

اَذًى كَثِيْرًا	وَاِنْ تَصْبِرُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَاِنَّ
بہت زیادہ اذیت (کی باتیں)	اور اگر تم لوگ ثابت قدم رہے	اور تم لوگوں نے تقویٰ کیا	تو یقیناً

ذٰلِكَ	مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾
یہ	حوصلے کے کاموں میں سے ہے

نوٹ۔1

ابھی آیت نمبر۔184 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی تھی کہ ان لوگوں کو جھٹلانے سے آپ پریشان نہ ہوں کیونکہ اسلام کے مخالفین کی یہ پرانی عادت ہے اور آپؐ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب اور تضحیک ہوتی آئی ہے۔ اب آیت نمبر۔186 میں اہل ایمان کو خبردار کیا گیا ہے کہ ختم نبوت کے ساتھ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوجائے گا بلکہ تکذیب واستہزاء اور آزمائشوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا جب تک اس زمین پر حق وصداقت کے نام لیوا موجود ہیں۔ ساتھ ہی یہ ہدایت بھی دی ہے کہ وقتی نقصانات اور تکالیف سے دل برداشتہ ہوکر یا مخالفین کی مبالغہ آرائی، جھوٹے پروپیگنڈے اور طنز واستہزاء کے طوفان بدتمیزی سے پریشان ہوکر اپنے موقف سے دستبردار مت ہونا۔ نیز ان کا جواب دینے میں اللہ کی حدود سے تجاوز مت کرنا، ان کی کسی غلطی کو اپنی غلطی کا جواز مت بنانا اور اسلام کے معیار سے نیچے اُتر کر ان کے جیسے اوچھے ہتھیار مت استعمال کرنا کیونکہ حوصالہ مند لوگوں کا یہ کام نہیں ہے۔

آیت نمبر (187 تا 189)

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ
يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٨٩﴾ ع﴾

ترکیب

لَتُبَيِّنُنَّهٗ اور تَكْتُمُوْنَهٗ کی مفعولی ضمیریں اَلْكِتٰبَ کے لیے ہیں جبکہ فَنَبَذُوْهُ کی ضمیر مفعولی مِيْثَاقَ کے لیے ہے۔

ترجمہ

وَاِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ
اور جب	پکڑا (یعنی لیا)	اللہ نے	ان لوگوں کا عہد جن کو	دی گئی	کتاب (کہ)

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ	وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫	فَنَبَذُوْهُ
تم لوگ لازماً واضح کرو گے اس کو	اور تم لوگ نہیں چھپاؤ گے اس کو (یعنی کتاب کو)	تو انہوں نے پھینکا اس کو (یعنی عہد کو)

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	وَاشْتَرَوْا	بِهٖ	ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ	فَبِئْسَ	مَا
اپنی پیٹھوں کے پیچھے	اور انہوں نے خریدا	اس کے (یعنی کتاب کے) بدلے	تھوڑی قیمت کو	تو کتنا برا ہے	وہ جو

يَشْتَرُوْنَ ١٨٧	لَا تَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	يَفْرَحُوْنَ	بِمَآ	اَتَوْا
یہ لوگ خریدتے ہیں	تو ہرگز گمان نہ کر	ان لوگوں کو جو	اتراتے ہیں	اس پر جو	انہوں نے کیا

وَّيُحِبُّوْنَ	اَنْ	يُّحْمَدُوْا	بِمَا	لَمْ يَفْعَلُوْا	فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
اور پسند کرتے ہیں	کہ	ان کی تعریف کی جائے	اس پر جو	انہوں نے کیا ہی نہیں	پس تو ہرگز گمان نہ کر ان کو

بِمَفَازَةٍ	مِّنَ الْعَذَابِ ۚ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ١٨٨	وَلِلّٰهِ
کسی نجات کی جگہ میں	عذاب سے	اور ان کے لیے ہی ہے	ایک دردناک عذاب	اور اللہ کے لیے ہی ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ	وَاللّٰهُ	عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
زمین اور آسمانوں کی حکومت	اور اللہ	ہر چیز پر	ہمیشہ قدرت رکھنے والا ہے

نوٹ۔1

آیت نمبر۔187 میں جس عہد کا حوالہ دیا گیا ہے، وہ قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے۔ البتہ بائبل میں جگہ جگہ اس کا ذکر آتا ہے جس میں حضرت موسیٰ ؑ بار بار بنی اسرائیل سے عہد لیتے ہیں کہ جو احکام میں نے تم کو پہنچائے ہیں انہیں اپنے دل میں نقش کرنا، آئندہ نسلوں کو سکھانا اور اُٹھتے بیٹھتے ان کا چرچا کرنا (تفہیم القران)۔ لیکن انہوں نے اس عہد کی پرواہ نہیں کی اور دنی اکمانے کے لیے نہ صرف توراۃ کے احکام کو چھپایا بلکہ اس میں تحریف بھی کی۔

نوٹ۔2

کوئی نیک عمل کرنے کے بعد اس کی تشہیر کا اہتمام کرے، تو عمل کرنے کے باوجود قواعد شرعیہ کی رو سے یہ مذموم ہے اور عمل نہ کرنے کی صورت میں تو اور بھی زیادہ مذموم ہے۔ البتہ طبعی طور پر یہ خواہش ہونا کہ میں فلاں نیک کام کروں اور نیک نام ہوں، وہ اس میں داخل نہیں ہے جبکہ اس نیک نامی کا اہتمام نہ کرے۔ (معارف القرآن)۔

آیت نمبر (190 تا 194)

﴿ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ١٩٠ۚۙ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ١٩١ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ١٩٢
رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ١٩٣ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا
تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ١٩٤ ﴾

ج ن ب

617

(ن)	جَنْبًا	پہلو پر مارنا۔ کسی سے کسی چیز کو ہٹانا۔ دور کرنا۔
	اُجْنُبْ	فعل امر ہے۔ تو دور کر۔ ﴿وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ﴾ (14/ابراہیم:35) ''تو دور کر دے مجھے اور میرے بیٹوں کو کہ ہم پرستش کریں بتوں کی۔''
(س)	جَنَابَةً	ناپاک ہونا۔ (اس حالت میں انسان دوسروں سے اور عبادات سے دور رہتا ہے)۔
(تفعیل)	تَجْنِیْبًا	کسی کو کسی چیز سے ہٹانا۔ ﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی﴾ (92/اللیل:17) ''اور بچایا جائے گا اس سے زیادہ پرہیز گار کو۔''
(تفعّل)	تَجَنُّبًا	دور ہونا۔ ﴿وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی﴾ (87/الاعلیٰ:11) ''اور دور ہوتا ہے اس سے زیادہ بد بخت۔''
(افتعال)	اِجْتِنَابًا	کسی چیز سے اہتمام سے بچنا۔ دور رہنا۔ ﴿وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ﴾ (42/الشوریٰ:37) ''اور وہ لوگ جو دور رہتے ہیں کبیرہ گناہوں سے۔''
	اِجْتَنِبْ	تو بچ۔ تو دور رہ۔ ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (22/الحج:30) ''اور تم لوگ دور رہو جھوٹی بات سے۔''
	جَنْبٌ	ج جُنُوْبٌ۔ (۱) پہلو۔ کروٹ۔ (۲) پہلو والا۔ قربت والا۔ ﴿وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا﴾ (10/یونس:12) ''اور جب کبھی چھوتی ہے انسان کو تکلیف تو وہ پکارتا ہے ہم کو اپنی کروٹ سے یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے۔'' ﴿وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ﴾ (4/النساء:36) ''اور کروٹ کے ساتھی سے اور مسافر سے۔''
	جُنُبٌ	(۱) دوری والا۔ (۲) ناپاک۔ ﴿وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ﴾ (4/النساء:36) ''اور دور کے محلہ دار سے اور قریبی ساتھی سے۔'' ﴿وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾ (5/المائدہ:6) ''اگر تم لوگ ناپاک ہو تو خود کو پاک کرو۔''
	جَانِبٌ	فَاعِلٌ کا وزن ہے۔ (۱) کسی چیز کا کنارہ۔ (۲) کسی کی طرف۔ ﴿اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ﴾ (17/بنی اسرائیل:68) ''تو کیا تم لوگ امن میں ہو گئے اس سے کہ وہ دھنسا دے تمہارے ساتھ زمین کے کنارے کو۔'' ﴿وَنَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ﴾ (19/مریم:52) ''اور ہم نے آواز دی اس کو طور کی داہنی طرف سے۔''

ترکیب

لَاٰیٰتٍ مبتداء مؤخر نکرہ ہے اور اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے۔ فِیْ خَلْقِ سے وَالنَّهَارِ تک قائم مقام خبر ہی اور لِاُولِی الْاَلْبَابِ متعلق خبر ہے۔ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا حال ہے اُولِی الْاَلْبَابِ کا۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ سے پہلے فَیَقُوْلُوْنَ محذوف ہے۔ خَلَقْتَ کا مفعول هٰذَا ہے اور بَاطِلًا حال ہے هٰذَا کا۔ مَنْ شرطیہ ہے اس لیے تُدْخِلِ مجزوم ہے اور آگے ملانے کے لئے ''ل'' کے نیچے دی ِ ہے۔

ترجمہ

اِنَّ	فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ	لَاٰیٰتٍ
یقیناً	زمین وآسمانوں کی پیدائش میں	اور دن اور رات کے مختلف ہونے (یعنی آنے جانے) میں	بیشک کچھ نشانیاں ہیں

لِّاُولِی الْاَلْبَابِ	الَّذِیْنَ	یَذْکُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِیٰمًا	وَّقُعُوْدًا
عقل والوں کے لیے	وہ لوگ جو	یاد کرتے ہیں	اللہ کو	کھڑے ہوئے	اور بیٹھے ہوئے

وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ	وَيَتَفَكَّرُوْنَ	فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
اور اپنی کروٹوں پر	اور سوچ بچار کرتے ہیں	زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں

رَبَّنَا	مَا خَلَقْتَ	هٰذَا	بَاطِلًا ۚ
(تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے رب	تو نے نہیں پیدا کیا	اس کو	بے مقصد

سُبْحٰنَكَ	فَقِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾	رَبَّنَآ	اِنَّكَ
تیری پاکی ہے (ہر نقص سے)	پس تو بچا ہم کو	آگ کے عذاب سے	اے ہمارے رب	بیشک تو

مَنْ	تُدْخِلِ	النَّارَ	فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ	وَمَا
جس کو	داخل کرے گا	آگ میں	تو تو نے رسوا کر دیا ہے اس کو	اور نہیں ہے

لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾	رَبَّنَآ	اِنَّنَا
ظالموں کے لیے	کسی قسم کا کوئی مددگار	اے ہمارے رب	بیشک ہم نے

سَمِعْنَا	مُنَادِيًا	يُّنَادِيْ	لِلْاِيْمَانِ	اَنْ	اٰمِنُوْا
سُنا	ایک آواز دینے والے کو جو	آواز دیتا ہے	ایمان کے لیے	کہ	تم لوگ ایمان لاؤ

بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا ڰ	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ لَنَا	ذُنُوْبَنَا
اپنے رب پر	تو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	پس تو بخش دے ہمارے لیے	ہمارے گناہوں کو

وَكَفِّرْ	عَنَّا	سَيِّاٰتِنَا	وَتَوَفَّنَا	مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ ۚ
اور تو دور کر دے	ہم سے	ہماری برائیوں کو	اور تو موت دے ہم کو	نیک لوگوں کے ساتھ

رَبَّنَا	وَاٰتِنَا	مَا	وَعَدْتَّنَا	عَلٰي رُسُلِكَ
اے ہمارے رب	اور تو عطا کر ہم کو	وہ جس کا	تو نے وعدہ کیا ہم سے	اپنے رسولوں پر (یعنی ان کے ذریعے)

وَلَا تُخْزِنَا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ	اِنَّكَ	لَا تُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾
اور تو رسوا مت کرنا ہم کو	قیامت کے دن	بیشک تو	خلاف نہیں کرتا	وعدے کے

نوٹ۔1

اگر آپ کسی پارک میں دیکھتے ہیں کہ گھاس اور پودے بے ترتیبی سے جھاڑ جھنکاڑ کی طرح اُگے ہوئے ہیں، تو آپ کی عقل تسلیم کرے گی کہ یہ گھاس اور پودے خود بخود اُگ آئے ہیں اور ان کا کوئی مالی نہیں ہے۔ پھر آپ کسی دوسرے باغ میں دیکھتے ہیں کہ وہاں کی گھاس اور پودوں کے اُگنے میں ایک نظم، ترتیب اور حسن، ہے، تو آپ کی عقل تسلیم کرلے گی کہ اس باغ کا ایک مالی ہے، خواہ وہ مالی کہیں نظر نہ آرہا ہو۔

اس کائنات میں ہم دیکھتے ہیں کہ زمین، چاند، سورج، سیارے، یہاں تک کہ ایک حقیر سے ذرے ایٹم کے اندر الیکٹرون تک گردش کر رہے ہیں۔ ہر چیز کی گردش دائیں سے بائیں جانب (ANTICLOCKWISE)

ہے۔ ہر ایک کی گردش کا ایک مقررہ مدار (ORBIT) ہے۔ ہر ایک کی شکل بیضوی ہے۔ باغ میں سب پودوں کو پانی ایک ہی دیا جاتا ہے لیکن پھل غذائیت اور ذائقے کے لحاظ سے مختلف آتے ہیں۔ دودھ دینے والے جانور چارہ کھاتے ہیں، اسی سے خون بھی بنتا ہی اور گوبر بھی، پھر انہیں کے درمیان سے خالص دودھ نکلتا ہے۔

یہ اور ایسی بے شمار نشانیوں کے ذکر سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے، جن سے ہر دور کا انسان اپنی ذہنی سطح کے مطابق بہت آسانی سے یہ نتیجہ اخذ کرسکتا ہے کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں آنے والی چیز نہیں ہے بلکہ اس کا ایک خالق اور مالک ہے، خواہ ہم کو وہ نظر نہ آئے۔ یہ وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہر ایک غیر متعصب ذہن ایمان باللہ تک خود بخود رسائی حاصل کرسکتا ہے اور جس کے لیے وہ کسی نبی یا رسول کی دعوت کا محتاج نہیں ہے۔

نوٹ۔2

کسی اُلجھی ہوئی ڈور کو سلجھانے کی کوشش میں جب ڈور کا سرا ہاتھ آجاتا ہے تو پھر اسے مضبوطی سے پکڑ کر ہم ڈور کو مزید سلجھاتے ہیں۔ اسی طرح ایمان باللہ تک رسائی ہوجانے کے بعد جب انسان اللہ کو یاد کرتے ہوئے کائنات پر مزید غور وفکر کرتا ہے، تو اس کا ذہن کچھ مزید حقائق تک پہنچ جاتا ہے۔

وہ دیکھتا ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک تو کوئی اور ہے لیکن اس پر تصرف کا اختیار انسان کو حاصل ہے۔ وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ انسان میں غلط اور صحیح کی تمیز اور ایک اخلاقی حس موجود ہے۔ لیکن صحیح پر انعام اور غلطی پر سزا نہیں ملتی۔ اخلاقی قوانین کا نتیجہ اوّل تو نکلتا نہیں اور اگر کبھی نکلتا بھی ہے تو وہ غیر متناسب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس مادی قوانین کا نتیجہ لازماً نکلتا ہے، البتہ اس کے ظہور میں وقفہ حائل ہوتا ہے۔ گندم کے بیج سے گندم ہی نکلتا ہے لیکن تین چار ماہ بعد۔ آم کے بیج سے آم ہی نلتا ہے لیکن چار پانچ سال بعد۔ کھجور اور جامن کے بیج کا نتیجہ نکلنے میں تیس چالیس سال کا وقفہ حائل ہوتا ہے۔

یہ مشاہدہ ہر غیر متعصب ذہن کو اس نتیجہ تک پہنچادیتا ہے کہ اس کائنات پر تصرف کا اختیار اس کے خالق و مالک کی مرضی کے مطابق کرنے یا نہ کرنے کا نتیجہ اور دیگر اخلاقی قوانین کا نتیجہ لازماً نکلتا ہے البتہ اس کے ظہور میں ہر انسان کی اپنی زندگی کا وقفہ حائل ہوتا ہے جو عام طور پر ستر اسّی سال کا ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق جب کسی انسان کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہوجاتی ہے۔ اس طرح ہر ایک غیر متعصب ذہن ایمان بالآخرہ تک از خود رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

نوٹ۔3

اپنے مشاہدے اور غور وفکر کے نتیجے میں جن لوگوں کا ذہن ایمان باللہ اور ایمان بالآخرہ کا ایک اجمالی تصور حاصل کرلیتا ہے، ان کے سامنے جب کسی نبی یا رسول کی دعوت پیش کی جاتی ہے تو وہ لپک کر اس کو قبول کرتے ہیں، کیونکہ یہ ان کے اپنے دل کی آواز ہوتی ہے۔ پھر وہ نبی یا رسول علم وحی کے ذریعے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرہ کے اجمالی خاکے میں تفصیلات کا رنگ بھرتا ہے۔ اس طرح ایمانیات ثلاثہ یعنی ایمان باللہ، ایمان بالآخرہ اور ایمان بالرسالت کی تکمیل ہوتی ہے۔

آیت نمبر (195 تا 197)

﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ
فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ
لَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا
يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾﴾

ترکیب

مِنْ ذَكَرٍ کا مِنْ بیانیہ ہے اور مِنْكُمْ کی تفصیل کے لیے ہے۔ فَالَّذِيْنَ سے وَقُتِلُوْا تک صلہ موصول مل کر مبتداء ہے۔ لَاُكَفِّرَنَّ سے جَنّٰتٍ تک اس کی خبر ہے۔ ثَوَابًا حال ہے اسی لیے منصوب ہے۔ لَا يَغُرَّنَّكَ کا فاعل تَقَلُّبُ ہے۔ فِي الْبِلَادِ متعلق ہے تَقَلُّبُ سے، كَفَرُوْا سے متعلق نہیں ہے۔ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ صفت موصوف مل کر خبر ہے۔ اس کا مبتداء هُوَ یا ذٰلِكَ محذوف ہے۔

ترجمہ

فَاسْتَجَابَ	لَهُمْ	رَبُّهُمْ	اَنِّيْ	لَآ اُضِيْعُ	عَمَلَ عَامِلٍ
تو قبول کیا	ان کے لیے	ان کے رب نے	کہ میں	ضائع نہیں کرتا	کسی عمل کرنے والے کے عمل کو

مِّنْكُمْ	مِّنْ ذَكَرٍ	اَوْ اُنْثٰى ۚ	بَعْضُكُمْ	مِّنْ بَعْضٍ ۚ	فَالَّذِيْنَ
تم میں سے	مرد ہو	یا عورت	تم میں کا کوئی	کسی سے ہے	پس وہ لوگ جنہوں نے

هَاجَرُوْا	وَاُخْرِجُوْا	مِنْ دِيَارِهِمْ	وَاُوْذُوْا	فِيْ سَبِيْلِيْ
ہجرت کی	اور جو نکالے گئے	اپنے گھروں سے	اور جن کو اذیت دی گئی	میرے راستے میں

وَقٰتَلُوْا	وَقُتِلُوْا	لَاُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ
اور جنہوں نے جنگ کی	اور قتل کیے گئے	تو میں لازماً دور کروں گا	ان سے	ان کی برائیوں کو

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ ۚ
اور میں لازماً داخل کروں گا ان کو	ایسے باغات میں	بہتی ہیں	جن کے نیچے سے	نہریں

ثَوَابًا	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ	وَاللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾
بدلہ ہوتے ہوئے	اللہ کے پاس سے	اور اللہ،	اس کے پاس ہی	بدلے کا حسن ہے

لَا يَغُرَّنَّكَ	تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِي الْبِلَادِ ۭ﴿۱۹۶﴾
ہرگز دھوکا نہ دے تجھ کو	ان لوگوں کا گھومنا پھرنا جنہوں نے	کفر کیا	شہروں میں

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ	ثُمَّ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ ۭ	وَبِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾
(یہ) تھوڑا سا سامان ہے	پھر	ان کی منزل	جہنم ہے	اور (وہ) کتنا برا	ٹھکانہ ہے

آیت نمبر (198 تا 200)

﴿ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْھِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ﴾ ع

ر ب ط

(ض) رَبْطًا: کسی چیز کو مضبوطی سے باندھنا۔ مضبوط کرنا۔ ﴿وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾﴾ (8/الانفال: 11) ''اور تاکہ وہ مضبوط کرے تمہارے دلوں کو اور وہ جمادے اس سے قدموں کو۔''

رِبَاطٌ: اسم ذات بھی ہے۔ وہ چیز جسے مضبوط کیا گیا۔ کسی کام کے لیے تیار کیا ہوا۔ ﴿مِنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ﴾ (8/الانفال: 60) ''قوت میں سے اور تیار کیے ہوئے گھوڑوں میں سے۔''

(مفاعلہ) مُرَابَطَةً اور رِبَاطًا: مقابلہ میں ہیشگی کرنا۔ ہمیشہ تیار رہنا۔

رَابِطْ: فعل امر ہے۔ تو مقابلے میں ہمیشہ مضبوط رہ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترجمہ

لٰكِنِ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ
لیکن	وہ لوگ جنہوں نے	تقویٰ کیا	اپنے رب کا	ان کے لیے ہی	ایسے باغات ہیں	بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	نُزُلًا
جس کے نیچے سے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے	ان میں	مہمان نوازی ہوتے ہوئے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ	وَمَا	عِنْدَ اللّٰهِ	خَيْرٌ	لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾	وَاِنَّ
اللہ کے پاس سے	اور جو	اللہ کے پاس ہے	(وہ) بہتر ہے	نیک لوگوں کے لیے	اور بیشک

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَمَنْ	يُّؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ
اہلِ کتاب میں وہ بھی ہیں	یقیناً جو	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر	اور اس پر جو	نازل کیا گیا

اِلَيْكُمْ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِمْ	خٰشِعِيْنَ
تم لوگوں کی طرف	اور اس پر جو	نازل کیا گیا	ان لوگوں کی طرف	عاجزی کرنے والے ہوتے ہوئے

لِلّٰهِ ۙ	لَا يَشْتَرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ	اُولٰٓئِكَ
اللہ کے لیے	وہ لوگ نہیں خریدتے	اللہ کی آیتوں کے بدلے	تھوڑی قیمت	وہ لوگ ہیں

لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾
جن کے لیے	ان کا اجر ہے	ان کے رب کے پاس	یقیناً	اللہ	حساب لینے میں تیز ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اصْبِرُوْا	وَصَابِرُوْا
اے لوگو! جو	ایمان لائے	تم لوگ ثابت قدم رہو	اور مدمقابل سے زیادہ ثابت قدمی دکھاؤ

وَرَابِطُوْا ۟	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع
اور مقابلے میں ہمیشہ مضبوط رہو	اور تقویٰ کرو	اللہ کا	شائد کہ	تم لوگ مراد حاصل کرو